



## سوال

(124) ہدایت اور گمراہی دونوں اللہ کے اختیار میں ہے تو پھر انسان قصور وار کیوں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے: **وَاللّٰهُ يَخْتَارُ مَنْ يَّشَاءُ - يُضِلُّ بِمَنْ يَّشَاءُ** ہدایت اور گمراہی دونوں اللہ کے اختیار میں ہیں۔ تو انسان قصور وار کیوں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ سوال میں لکھتے ہیں، قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے: **وَاللّٰهُ يَخْتَارُ مَنْ يَّشَاءُ - يُضِلُّ بِمَنْ يَّشَاءُ** قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ان الفاظ کے ساتھ مجھے تو نہیں ملا۔ آپ برائے مہربانی ذرا سورت اور آیت نمبر کی نشاندہی فرمادیں۔ بڑی نوزائش ہوگی۔

سوال یہ بنایا گیا ہے ”ہدایت اور گمراہی دونوں (اللہ تعالیٰ) کے اختیار میں ہیں تو انسان قصور وار کیوں؟“ تو جواباً عرض ہے قرآن مجید کی کئی ایک آیات میں بتایا گیا ہے کہ رزق اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ ایک مقام پر فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يُوزِّقُ ذُو الْقُوَّةِ النَّسْتِینَ (۵۸) (الذاریات)

[ ”اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں تو انسانی والا اور زور آور ہے۔“ ] تو ان سوال کرنے والے صاحب سے آپ پوچھیں جب رزق اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے رزق اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے تو پھر انسان رزق کی خاطر مارے مارے کیوں پھرتا ہے؟ دکان ڈالتا ہے، فیکٹری لگاتا ہے، مزدوری کرتا ہے، ملازمت اختیار کرتا ہے اور زراعت و کاشتکاری کرتا ہے۔ آخر یہ سارے اور ان کے علاوہ اور دھندے کیوں؟ جبکہ رزق اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے:

وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنزِلُ إِلَّا بِالْقَدْرِ مَطْلُومٍ (۲۱) (الحج)

[ ”اور جتنی بھی چیزیں ہیں، ان سب کے خزانے ہمارے پاس ہیں اور ہم ہر چیز کو اس کے مقررہ انداز سے امارتے ہیں۔“ ]

پھر **يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاءُ** اور **يَخْتَارُ مَنْ يَّشَاءُ** میں یہ نہیں کہ ہدایت اور ضلالت انسان کے بس اور اختیار میں نہیں، جیسا کہ سائل صاحب سمجھ رہے ہیں۔ صرف ”مَنْ يَّشَاءُ“ کے لفظ آئے ہیں، جس سے انسان کی مشیت، اس کے ارادے اور اختیار و قدرت کی نفی نہیں نکلتی۔ دیکھئے انسان کا کوئی کام بھی لے لیجئے۔ مثلاً: اس کا گھر سے نکل کر مکان یا کارخانے یا دفتر



میں جانا، اللہ تعالیٰ کی مشیت، اس کے ارادے اور اختیار و قدرت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (التصور) (۲۹)

[ ”اور تم بغیر پروردگار عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے۔“ ] مگر اس سے آج تک کبھی کسی نے نہ سمجھا اور نہ کہا کہ میں گھر سے نکل کر دکان یا کارخانے یا دفتر اپنی مشیت، اپنے ارادے اور اختیار و قدرت کے بغیر گیا، کسی نے اس کو جبر قرار نہیں دیا۔ بالکل اسی طرح انسان کی ہدایت و ضلالت والا معاملہ کہ اس کی ہدایت و ضلالت اس کے اپنے ارادے اور اختیار و قدرت سے ہے، باقی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے انسان کی ہدایت و ضلالت کے ساتھ تعلق سے انسان کے ارادے اور اختیار و قدرت کی نفی نہیں نکلتی اور نہ ہی اس سے جبر لازم آتا ہے، اوپر والی مثال پر غور فرمائیں۔

پھر يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ اور يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ کو اللہ تعالیٰ نے دوسری آیات میں واضح فرمادیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

اللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ (الشوری) (۱۱۳)

[ ”اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے، وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔“ ] ایک اور مقام پر ہے :

الَّذِينَ لَمْ يَمْسُؤْا بِالْقَوْلِ فَيَقْتُلُونَ أَخْتَهُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْأُولَاءُ (الزمر) (۱۸)

[ ”جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں، پھر جو بہترین بات ہو، اس کا اتباع کرتے ہیں یہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اور یہی عقلمند بھی ہیں۔“ ] ایک اور مقام پر ہے :

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت) (۶۹)

[ ”اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں، ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھادیں گے۔“ ] ایک اور مقام پر ہے :

وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أُتَابَ

ایک اور مقام پر ہے :

وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ

ایک اور مقام پر ہے :

وَمَا يُضِلُّهُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ

ایک اور مقام پر ہے :

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ

سائل صاحب نے سوال کیا کہ انسان قصور وار کیوں؟ تو جناب محترم! انسان قصور وار اس لیے کہ اس نے اپنی مشیت، اپنے ارادے اور اختیار سے بلا جبر واکراہ اپنے ظلم و فسق کی بنا پر



ضلالت و گمراہی کو اختیار کیا اور اپنایا۔ واللہ اعلم۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص